صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 اپریل 2017ء بمطابق 27 رجب 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا O یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا O ھٰاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْھُمْ فِي الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰہَ عَنْھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمْ مَّنْ یَّکُوْنُ عَلَیْھِمْ وَکِیْلًا۔

(ترجمہ): جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی حمایت نہ کرو۔ اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں ہے جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو۔ یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں، ان کے سارے اعمال پر اللہ محیط ہے، ہاں، تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا، مگر قیامت کے روز ان کیلئے اللہ سے کون جھگڑا کرے گا؟ آخر وہاں کون ان کا وکیل ہو گا۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد علی: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Please let me read the Dua۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي O وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي O وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي O يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

جناب محمد علی: میڈم سپیکر! میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه ستا په خبره نه پوهیږمه۔

حلف وفاداری رکنیت

Madam Deputy Speaker: Item No. 2A and B, I welcome Mr. Zar Gul Khan, honourable Member elect and request him to stand in front of his seat to take oath.

جناب زر گل خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

Madam Deputy Speaker: Now I request the honourable Member, to sign in the roll of the Members placed on the table of the Secretary Provincial Assembly. Mr. Zar Gul Sahib!

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: It is requested by Mr. Arif Khan کہ اس کی کوئی ایمر جنسی ہے، تو وہ یہ Amendment Bill پہلے لانا چاہتے ہیں تو Do you agree؟

Members: Yes.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once. Mr. Arif!

Mr. Muhammad Arif: Thank you Madam Speaker, I, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Mr. Ziaullah Afridi, MPA, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill. Ziaullah Afridi!

جناب ضیاء اللہ آفریدی: شکریہ میڈم سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ I move that the prose, attached to sub-section (1), of Section 4, as referred to enclosure 3 in Clause 1 may be deleted.

میڈم سپیکر! یہ امنڈمنٹ میں کیوں لایا ہوں، اس کی وجہ کیا تھی اور میں ایوان کو اس حوالے سے کچھ بتانا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس پہ Agree کرے گی۔ اس کمیشن اور اسی کمشنر نے پاکستان تحریک انصاف کو اور صوبائی حکومت کو پہلے دن سے بدنام کیا اور انہی کمشنروں پہ، جو پانچ ہیں، ان پہ کرپشن کے الزامات لگ گئے، انہی کمشنروں پہ اپنے ہی ادارے کے افسران نے لیجسلیٹو کمیٹی کو Application دی کہ وہ کرپٹ ہیں، انہی کمشنروں پہ میں نے خود لیجسلیٹو کمیٹی کو درخواست دی تھی کہ وہ کرپشن میں ملوث ہیں، آج کے اخبار میں ایک بڑی خبر لگی ہے اس شخصیت کے حوالے سے جس کو اسی صوبے نے چند مہینے پہلے ایک بڑی چارج شیٹ کے ساتھ صوبہ بدر کیا تھا اور انہی کرپٹ کمشنروں نے ایک بار پھر اس کو اس ادارے کیلئے لائے اور پھر بدنامی کی کوشش کی پاکستان تحریک انصاف کی اور پوری صوبائی

حکومت کی آج پھر بنی ہوئی ہے اور انہی کمشنروں نے ایسے ڈی جی کو نامزد کیا جو خود * + تھا، خود اپنے ادارے میں غلط بندوں کو بھرتی کیا، میرٹ کی Violation کی۔۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> پلیز، یہ * + لفظ وہ کریں، Expunge۔

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی:</u> میڈم! وہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں نہیں، اسمبلی میں نہیں، یہ آپ جلسوں میں کریں گے، I am sorry Zia! I am sorry، جلسوں میں جو بھی بات کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی:</u> وہ کاغذات کہہ رہے ہیں، یہ میرے الفاظ نہیں ہیں، کمیشن کے کاغذات * + اس کو کہہ رہے ہیں، انہوں نے * + کی ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ضیاء! آپ جلسوں میں ایسی باتیں کریں، یہ جلسہ گاہ نہیں ہے، پلیز Words کا خیال رکھیں، اوکے نیکسٹ پہ جائیں۔

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی:</u> میڈم! انہی کرپٹ کمشنروں نے ایسے بندے کو منتخب کیا، جس کی میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں، ایسی شخصیت کو گرفتار کیا جن کو میں خود پچیس سال سے جانتا ہوں، میرے چچا کے ساتھ وہ Serve کر چکے ہیں اور میرے بھائی شہرام کے Uncle افسر خان صاحب، وہ ایک نہایت ہی ایماندار اور دیانتدار شخصیت تھے، شہرام کہہ سکتے ہیں کہ کیا ان کے Uncle نے کرپشن کی تھی؟ تو یہ یہی کمشنرز تھے جس نے غلط بندے کو Nominate کیا، غلط لوگوں کو گرفتار کیا، پھر یہی کمشنرز جو قانون ان کو اختیار دیتا ہے کہ بھئی آپ کے پاس اگر کوئی کمپلینٹ آجائے تو اس کے خلاف کارروائی کریں تو وہ اس پہ خاموش رہے، تو یہ پانچ کمشنرز ہیں جو صوبائی حکومت اور پاکستان تحریک انصاف کیلئے بدنامی کا باعث بنے اور آج صوبائی حکومت اور عمران خان اس بات پہ مجبور ہیں کہ پورا سسٹم چینج کر کے عدلیہ کی طرف لے کے جا

رہے ہیں، چیف جسٹس کو کہہ رہے ہیں کہ آپ ڈی جی کو منتخب کریں، تو اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے؟ کیونکہ اس حکومت کا ان پہ اعتماد نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ کا پوائنٹ آف ویو پہنچ گیا ہے ہمیں، اوکے، عارف صاحب!

جناب ضیاءاللہ آفریدی: میڈم میری۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے پہنچ گیا ہے، We got your point، عارف صاحب! جواب دیں۔۔۔۔۔

جناب ضیاءاللہ آفریدی: میڈم! ان کو فارغ کیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب! جواب دیں۔

جناب محمد عارف: تھینک یو میڈم۔ میڈم! بالکل ضیاءاللہ آفریدی کی امنڈمنٹ میں وزن بھی ہے اور ہم سمجھتے بھی ہیں لیکن اب جو ٹائم ہے اور جس وقت یہ پیش کر رہے ہیں، اس وقت اگر اس کے ساتھ اتفاق کیا جائے تو ایک تو یہ ہے کہ ان کے کہنے کے مطابق بھی پانچوں کے پانچ کمشنرز ختم ہو جائیں گے، یہاں پہ اب مسئلہ یہ ہوگا کہ جو فنکشنز ہیں اور پاورز ہیں جن میں دیگر اختیارات بھی شامل ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بجٹ بھی اس کا پاس کرنا ہے، وہ بھی رک جائے گا اور یہ احتساب کمیشن کا جو پورا نظام ہے، یہ ختم ہو جائے گا، تو اس وقت ان کے ساتھ ہم اتفاق نہیں کر سکتے، بعد میں یہ بے شک اپنی امنڈمنٹ لے آئیں، ہم دیکھ لیں گے، اگر کچھ ہے اس میں، تو دوبارہ بھی اسمبلی میں آسکتی ہے اور دوبارہ بھی ہم اس کو ڈسکس کر سکتے ہیں، اس کو پاس بھی کر سکتے ہیں لیکن ابھی ہم اس کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, What the House feels about it?-----

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان! آپ کچھ کہیں گے اس کے بارے میں؟

جناب ضیاءاللہ آفریدی: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاء! آپ کا تو ویو پوائنٹ ہمیں مل گیا ہے اور جواب بھی ہمیں مل گیا ہے۔۔۔۔۔

ایک رکن: میڈم! ووٹنگ۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be dropped or adopted-----

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریه میډم سپیکر! داسې ده میډم! چې اول خو تاسو ته ریکویسټ کوؤ او ستاسو نه دا توقع هم کوؤ چې د احتساب ایکټ په حواله باندې څومره سوالونه راپورته شو، د هغې احتساب ایکټ په حواله باندې په دې صوبه کښې څومره جنجال جوړ شو، زما دا خیال دے حکومت پخپله هم منلې ده، اوس بیا د هاؤس نه چې په کوم شکل باندې پاس کیږی، نو زه خو اول دا خبره کوم چې دا سکرینونه د ټولو ممبرانو مخې ته تاسو ایښې دی، اول خو به دا وه چې ایجنډا به پرته وه، چا به اوکتل چې امنډمنټ څه دے، په دې امنډمنټ کښې څه دی؟ اوس خو پته هم نه لګی نو زه نه پوهیږم چې د دې خبرې ضرورت پکښې د کومې غاړې راغلې وو خو بلکه زه دا ګنړمه چې دا قانون سازی په کوم شکل باندې دلته روانه وه، دا د هغه قانون سازئ، یعنی حکومت ته د نورې آسانتیا د پاره دا سکرینونه زمونږ مخې ته، یعنی زمونږ نه ئې د پرائمرئ او مډل سکول طالب العلمان جوړ کړی دی۔ امنډمنټ چې راغے پکار دا ده چې موؤر دې هاؤس ته اووائی چې په احتساب ایکټ کښې څه امنډمنټ تاسو راوستل غواړئ، د حکومت نه سیوا تلوار چې ده میډم سپیکر! ډیر په بخښنه سره وایمه چې ستاسو وی، که دلته یو ممبر پاڅی نو تاسو ئې Sunup کوئ، که هلته بیا امنډمنټ چا راوړې وی نو مین په هغه وخت تاسو هغه ته مائیک بند کړئ، نو مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې دا کرسئ چې ده، دا د حکومت ده او که دا د سپیکر ده؟ بیا به مونږه په دې خبره مجبوره کیږو چې دې کرسئ ته به بیا مونږه د سپیکر کرسئی نه وایو، دې ته به بیا مونږ د حکومت کرسئ وایو۔ زه دا ریکویسټ کوم چې اول د موؤر دا واضحه کړی په دې هاوس کښې چې دا امنډمنټ څه امنډمنټ دے، بیا به مونږه 'Yes' او 'No' چې کوؤ، بیا به مونږ ته

پته لګی نو هغه لاره هم بنده ده او دا لاره هم بنده ده نو بله کومه لاره ده، بله لاره خو نشته۔

Madam Deputy Speaker: Babak Sahib! I totally disagree with your points and you are the only one,

ریکارډ رااوباسه، د تپولو نه زیات ټائم تاسو اخستے دے I am sorry to say۔

اوکے عارف صاحب!

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ میڈم سپیکر! سردار بابک صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا، بالکل حکومت جس Intention سے یہ امنڈ منٹس لا رہی ہے، میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، ویسے تو امنڈ منٹس ہم اسی دن بھی پاس کر سکتے تھے جس دن ہم نے ٹیبل کیا اور جب آپ ٹیبل کرتے ہیں اور آپ وقت دیتے ہیں تو یہ توقع ہوتی ہے ہر ممبر سے کہ وہ اس کو پڑھے، اس کو سمجھے اور اس کے مطابق Respond کرے، اگر کوئی امنڈ منٹ Propose کرنا چاہے تو اس کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے، دو امنڈ منٹس آئی ہیں، سردار بابک صاحب نے کہا کہ یہ کلاس روم ہے، تو کلاس روم تو اسلئے ہے کہ آپ سارا دن استاد سے سننا چاہتے ہیں، آپ اپنا امنڈ منٹ لے آتے، ہم اس کا جواب دیتے لیکن جو اس وقت بات ہے کہ یہ امنڈ منٹ کیا ہے اور اس کا Impact کیا ہو گا؟ تو بالکل ہم یہ بتانا چاہتے ہیں میڈم سپیکر! ہونا تو یہی چاہیئے کہ بل پڑھتے ہی سارے ہاؤس کو پتہ چل جائے کہ امنڈ منٹس کیا ہیں اور اس کا مقصد کیا ہے؟ لیکن اگر ہاؤس کی یہ ڈیمانڈ ہے اور خاصکر بابک صاحب کی یہ ڈیمانڈ تو میں ٹیچر کی طرح اس کو بتانا چاہتا ہوں، سب سے پہلے جو یہ احتساب ایکٹ بنا، اس کے اندر میڈم سپیکر! اس کی Neutrality اور اس کی Independence کو Ensure کرنے کیلئے ایک لیجسلیٹو کمیٹی بنی، اس لیجسلیٹو کمیٹی میں پانچ ممبران اپوزیشن اور پانچ گورنمنٹ کے ہیں اور سپیکر اس کا ہیڈ ہے، اس لیجسلیٹو کمیٹی کا ایک فنکشن یہ ہے کہ وہ سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی بنائے، سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی میں کون ہیں؟ وہ Credible people، وہ Known people جن کے اوپر لوگوں کو اعتماد ہو، وہ پانچ بندے لیجسلیٹو کمیٹی منتخب کرے، جب ادھر بات آجاتی ہے تو لیجسلیٹو گورنمنٹ کو تو چھوڑو لیجسلیٹو کمیٹی کا کام ختم ہو جاتا ہے، سارا اختیار سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے

پاس چلا جاتا ہے، کمشنر ز کا انتخاب اور ڈی جی کا انتخاب سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے حوالے ہو گی، آگے سے ایکٹ کے اندر کمشنر ز اور ڈی جی کے اختیارات وہ کلیئر ہیں، میڈم سپیکر! سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی بنی، لیجسلیٹو کمیٹی نے بنائی، سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی نے ایک ڈی جی سلیکٹ کیا، پانچ کمشنر ز کو سلیکٹ کیا، کمشنر ز اور ڈی جی کے درمیان Interpretational of the power کے اوپر Differences تھے، گورنمنٹ کا کوئی ہاتھ نہیں، گورنمنٹ کی کوئی Interference نہیں، ہمارا کوئی اختیار نہیں، ایک مسئلہ کہ ڈی جی ایک طرف Interpret کر رہا ہے اور کمشنر ز دوسری طرف Interpret کر رہے ہیں اور اس تنازع میں ڈی جی صاحب کو Resign دینا پڑا، ہم نے سوچا کہ اس پر کیا کیا جائے کہ گورنمنٹ کے اوپر بھی شک ہے میڈیا کے اندر، ایک اتھارٹی جو سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے پاس ہے، وہ گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے، سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی سے اگر غلطی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی بدنامی، کمشنر ز سے غلطی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی بدنامی، ڈی جی سے غلطی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی بدنامی، اب ہم کس کو کیا بتائیں؟ آئین، ایکٹ کے اندر، قانون کے اندر کلیئر ہے کہ گورنمنٹ بے بس ہے، اچھا اس کے بعد جس طرح معاملات آگے بڑھے پھر ہم امنڈمنٹ کس طرح لیکر آئیں؟ چیف منسٹر صاحب نے اپنے چیئر مین صاحب سے بات کی کہ ہمارے اوپر یہ جو بات ہوئی ہے تو آپ ادھر سے Third Party Validation کے ذریعے Jurist بٹھائیں، نامور وکلاء بٹھائیں، وہ ایکٹ بھجوادیں، وہ ایکٹ بھی آگیا، اس سلیکٹ کمیٹی کے اندر سارے ہمارے معزز اراکین بیٹھ کے جو بھی اس کے اندر امنڈ منٹس کی ضرورت تھی، وہ بھی ہم نے کر دیں، اس کے باوجود میڈم سپیکر! پچھلے دنوں پھر یہ سکروٹنی کمیٹی نے ایڈورٹائز منٹ دی ہے، اس کے اندر کچھ نام سامنے آگئے، ان ناموں کے اوپر میڈیا، پرنٹ اینڈ الیکٹرانک میڈیا میں حکومت کے اوپر بہت اعتراض آیا، تو میڈم سپیکر! میں ہاؤس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے اوپر قانون کے اندر یا ویسے ہی مراعات سمجھیں کچھ بھی سمجھیں حکومت کا کیا اثر ہے؟ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے میڈم سپیکر! کہ کوئی بھی غلطی کرے، حکومت کے پاس اختیار نہیں ہے اور حکومت بدنام ہے، تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ جو کام سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کا، جو کام لیجسلیٹو کمیٹی کا، وہ Disputed ہو گیا، اس کے اوپر اعتراضات آئے، وہ چیز Politicize ہو گئی، لہذا سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی اور لیجسلیٹو کمیٹی جو کہ اس ہاؤس کی کمیٹی ہے، اس کا اختیار ہم نے ایڈمنسٹریٹو کمیٹی آف دی

ہائی کورٹ کو دے دیا، ایڈمنسٹریٹیو کمیٹی ہائی کورٹ مطلب چار سینیئر ججز پلس ایڈووکیٹ جنرل، اب یہ کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے، حکومت کے اوپر کوئی اعتراض نہیں آئے گا، یہ اب ہماری مجبوری بن گئی، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ ہمارے آنریبل ممبرز کو یہ پتہ تھا کہ اس کے اندر حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اپنا نام صاف کرنے کیلئے، شفاف کرنے کیلئے، ادارے کو Independent کرنے کیلئے

میڈم سپیکر! ہم اس امنڈمنٹ کے اندر لیجسلیٹو کمیٹی اور سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے اختیارات ایڈمنسٹریٹیو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کو دے رہے ہیں کہ کل کو کوئی یہ نہ سمجھیں کہ یہ پی ٹی آئی کا احتساب کمیشن ہے، یہ پرویز خٹک کا احتساب کمیشن ہے یا عمران خان کا احتساب کمیشن ہے، اب جو امنڈمنٹ ضیاء اللہ صاحب لے آئے ہیں، اس امنڈمنٹ کے اندر اس نے جو پوائنٹس اور باتیں اٹھائی ہیں، لیجسلیٹو کمیٹی کے پاس بھی ایک ریفرنس کمشنرز کے Against موجود ہے، کمشنرز کے اوپر بہت سارے اعتراضات آئے ہیں لیکن جس طرح موؤر عارف احمد زئی صاحب نے جو بات کی کہ اس وقت اگر ہم کمشنرز کو Dysfunctional کر دیتے ہیں تو ادارے کو چلانے کیلئے جو اختیارات کمشنرز کے پاس ہیں جس میں ریگولیشنز ہیں، جس میں Budgeting ہے، لہذا ادارہ رک جائے گا، ہم اس کو روکنا نہیں چاہتے میڈم سپیکر! لیکن جو Disputed Authority تھی کمشنر کے پاس میڈم سپیکر! وہ یہ تھی کہ Director Internal Monitoring was answerable to the Commissioner for the oversight اور یہ خیال تصور کیا گیا کہ یہ اتھارٹی Misuse ہو گئی یا اس سے Excess کیا گیا یا ڈی جی کو کام نہیں کرنے دیا گیا، لہذا میڈم سپیکر! ہم نے یہ سوچا کہ کمشنرز اپنی جگہ پر ریگولیشنز اور Budgeting کے حوالے سے موجود رہیں لیکن جو ان کی اتھارٹی Disputed ہے، جن کی اتھارٹی کے اوپر اعتراضات آ گئے ہیں، اس اتھارٹی کو بھی ہم ایڈمنسٹریٹیو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کو دے رہے ہیں، لہذا آج سے یہ بل پاس ہو جائے، آج سے اس پورے ہاؤس کو یقین ہو جانا چاہیئے کہ اس حکومت کا بلکہ کسی بھی حکومت کا ایڈمنسٹریٹیو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا، لہذا پاکستان تحریک انصاف اور اس کے الائنس نے جو ایک Independent آزاد اور ٹرانسپیرنٹ احتساب کمیشن کا وعدہ کیا تھا، وہ آج اس بل کے ساتھ ان شاء اللہ مکمل ہو جائے گا میڈم سپیکر! اور اس بل کے پاس ہوتے ہی ہم یہ بھی ڈیمانڈ کریں گے کہ نیب کا چیئرمین سپریم کورٹ کا ایڈمنسٹریٹیو

کمیٹی اپوائنٹ کرے، لیڈر آف دی اپوزیشن (تالیاں) اور پرائم منسٹر اپوائنٹ کریں گے تو اس کے اندر سیاسی مداخلت ہو گی، اس کے اوپر لوگ ٹرسٹ نہیں کریں گے، اس کے اندر Political victimization ہو گی، لہذا آج ہم اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں میڈم سپیکر! میں آج ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایکس ڈی جی جنرل حامد صاحب نے آج Clarification دے دی ہے، اس ہاؤس کے اندر بہت ساری باتیں ہم نے سنی ہیں لیکن آج میں چیف منسٹر کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ کے اوپر اعتراضات تھے، جس طرف سے تھے، اس ڈی جی نے خود اس بات کا اقرار کیا کہ نہ کوئی کمپلینٹ تھی، نہ کوئی انوسٹی گیشن تھی (تالیاں) اور نہ اس قسم کی کوئی بات تھی، لہذا یہ اس ہاؤس اور اس صوبے کے عوام کے مفاد میں ہے کہ ایک Independent اور ٹرانسپیرنٹ احتساب کمیشن ہو اور یہ احتساب کمیشن اگر ایڈ منسٹریٹیو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کے نیچے ہو تو اس کے اوپر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے گا، ضیاء اللہ صاحب کے امنڈ منٹ میں اور ان کے کمنٹس میں Rational ہے لیکن میں اس کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ جب چل پڑے گا تو اس کے اوپر بات بھی ہو گی مزید اس کو ٹرانسپیرنٹ بنانے کیلئے، مزید اس کی Credibility establish کرنے کیلئے اس کے اندر Personal vested interest ہٹانے کیلئے، Political victimization کا عنصر ختم کرنے کیلئے اس میں ان شاء اللہ ضرورت پڑی تو کمشنرز کے نمبرز اور ان کے اختیارات کے اوپر بات ہو گی، میڈم سپیکر! نیک نیتی کے ساتھ حکومت یہ بل اس اسمبلی میں پاس کرنا چاہتی ہے، شکریہ جی، میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی ضیاء صاحب، ضیاء!

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی:</u> میڈم سپیکر! شاہ فرمان صاحب نے بڑی خوبصورت تقریر کی اور وہ ہمیشہ اسی طرح کرتے رہتے ہیں، وہ خود مانتے ہیں کہ کمشنرز پہ اعتراضات ہیں، پہلے تو شاہ فرمان صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو امنڈ منٹ آج آئی ہیں، اس میں ایک اور بھی اگر سیکشن ڈال دیں اور ایک یہ لکھ دیں کہ بھئی احتساب کمیشن کا ایکٹ فائنل ایکٹ ہے اور پوری عمر یہ فائنل رہے گی، یہ اگر پھر بھی ڈی جی آئے اور کوئی گورنمنٹ کی طرف چل پڑے تو راتوں رات آرڈیننس آجائے گا پھر ڈی جی گھر چلا جائے گا، اس میں میرے خیال میں یہ کمیشن آزاد ہو نہیں سکتا جب بھی گورنمنٹ پہ ہاتھ ڈالے گا، وہ امنڈ منٹ آئے گی اور ڈی جی چلا

جائے گا، دوسری بات، جب کمشنرز پہ الزامات ہیں تو پھر کیوں نہیں ہٹاتے؟ آپ فنانشل اختیارات ان کیلئے چھوڑ رہے ہیں کہ فنانشل وہ کرے تو کیا وہ فنانس میں کرپشن نہیں کرے گا، کیا وہ ایسے ریگولیشن نہیں بنائے گا کہ وہ اپنے مفاد کیلئے استعمال کرے؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ جو اختیارات ان کے پاس ہیں، ان کو گھر بھیج دیں، یہ Already الزامات سے بھرے ہوئے ہیں اور رہی بات، شاہ فرمان صاحب! اگر آپ خوامخواہ کہہ رہے ہیں کہ ادارہ چلے تو میں اس کے ساتھ ساتھ دوسری بھی امنڈمنٹ لایا ہوں کہ آپ کے جو رشتہ دار ہیں بریگیڈیئر سجاد، ان کمشنرز کے اختیارات، اس ڈی جی صاحب کو دے دیں، مہینہ دو مہینے چلے، وہ کرتے چلے جائیں، ریگولیشن بھی وہ بنائیں، فنانس بھی وہ کریں-----

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, Arif Sahib! What do you say-----?

<u>جناب ضیاءاللہ آفریدی</u>: میڈم! ایک منٹ جی، ایک منٹ، ایک منٹ، دوسری آپ نے حامد خان کی بات کی تو ایک سال وہ جو بکتا رہا ٹی وی پہ، جیو پہ، اخبار پہ، اس کا جواب کون دے گا؟ یہ کونسے ڈرامے ہیں، وہ خود جج بنا ہوا ہے-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عارف صاحب، عارف صاحب!

<u>جناب محمد عارف</u>: میډم ما خپله هم د هغې وضاحت اوکړو، شاه فرمان خان د هغې ډیر ډیټیل سره وضاحت اوکړو، په دې ټائم کښې د دې سره مونږ متفق کیدې نشو ځکه چې دا نظام به رکاؤ شی، اوبدریږی نو په دې ټائم کښې جی مونږ د دوئ سره بالکل اتفاق نشو کولې باقی چې دوئ کومه خبره اوکړه چې هغه کسان بیا کرپشن کولې شی نو زه خو دا وایم چې د هائی کورټ دا کومه کمیټی جوړه شوې ده، هغوی ته دا اختیار هم شته چې د هغوی محاسبه اوکړی، نو داسې قسمه څه دغه به پکښې نه کیږی، زه تاسو ته ریکویسټ کوم چې دا هاوس ته Put کړئ او ووټنګ پرې اوکړئ جی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, put it to the House. Those who are against this amendment-----

(Pandemonium)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: No I am putting it to vote because بہت بڑا ایجنڈا ہے جی،

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Amendment may adopt, wrong.

Members: No.

Madam Deputy Speaker: No. (Applause) Those who are in favour, those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Madam Deputy Speaker Let's put it for voting, common voting.

اچھا جو اس امنڈمنٹ کے Against ہیں، Against ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں جو امنڈمنٹ کے Against ہیں، پلیز کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا آپ پلیز رائٹ سائیڈ والے بیٹھ جائیں، لفٹ سائیڈ والے! Those who are supporting the amendment، وہ کھڑے ہو جائیں، پلیز کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی، ترمیم کے مخالفت میں 62 اور حق میں 20 ووٹ پڑے)

Madam Deputy Speaker: 62 and 20, so the amendment is dropped. (Applause) and the original Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Fakhar-e-Azam Wazir, MPA, to please move his amendment in sub-clause (5) of the-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Yeah, Fakhar-e-Azam Wazair is absent and this is dropped. Amendment in Clauses 6 to-----

(Interruption)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! ہمیں سنیں، ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، ہم بار بار اٹھتے ہیں اور آپ-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! یہ آپ سب کو کب Pass on ہوا ہے، تب آپ لے آتے نا جیسے فخر اعظم نے لائی ہے، جیسے ضیاء نے لائی ہے، آپ لے آتے نا؟ جب نہیں لائے تو اس وقت تو Accept نہیں ہو سکتی۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Amendment in Clauses 6 to 13 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 6 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 13 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission, (Second Amendment) Bill, 2017, may be passed.

(Pandemonium)

Mr. Muhammad Arif: Thank you Madam Speaker, I, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(Pandemonium)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: 'Leave Applications': Alhaaj Saheh Muhammad Khan, Alhaaj Ibrar Hussain, Mehmood Ahmad Bittani, Azam Khan Durrani, Ikram Khan-----

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ جو ہے-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چودہ تاریخ-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک مہینے سے آپ کے پاس تھا، ایک مہینے سے آپ کے پاس تھا-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان! شاہ فرمان!-----

(شور)

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): د Suspension د پاره اووایه کنه؟

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، یہ آپ کو ہم نے ایک مہینہ پہلے دیا تھا، آپ کی امنڈمنٹ میں سر آنکھوں سے لے لیتی، جیسے ضیاءلایا لیکن-----

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دا واؤرہ کنہ میڈم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 'کونسیچز آور' -----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 'کونسیچز آور' -----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر فار لاء، منسٹر لاء پلیز-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء کی بات کریں ذرا، لاء کی بات سنو۔

(شور)

وقفہ سوالات کا معطل کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker! I, beg to request for suspension of 'Questions hour', please.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the 'Questions hour', may be suspended? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The 'Questions hour' is suspended.

اراکین: گو عمران گو، گو نواز گو۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ګوره تاسو امنډمنټ ولې نه راؤړو، امنډمنټ مو ولې نه راؤړو، امنڈمنٹ لے آتے نا؟

(شور اور قہقہے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امنڈمنٹ لے آتے نا؟

اراکین: گو نواز گو۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر حیدر!

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ڈاکٹر حیدر۔

(شور)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Dr. Haidar!

<u>Dr. Haidar Ali {Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}</u>: Madam Speaker! Rule 124-----

(Pandemonium)

<u>Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}</u>: Madam Speaker! Rule 124 may be suspended under rule 240-----

(Pandemonium)

<u>Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}</u>: Rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution.

(Pandemonium)

<u>Members</u>: Go Nawaz Go, Go Imram Go.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Dr. Haidar.

قرارداد

<u>Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}</u>: In view of the judgment, passed by the honourable Judges of the Supreme Court of Pakistan on 20th April, 2017 in Panama case regarding the Prime Minister of Pakistan Mian Muhammad Nawaz Sharif and his family, none of the Judges gave clean chit to the Prime Minister and his family. Two of the Senior most Judges declared the Prime Minister as disqualified for the Prime Minister ship, on their remarks all the Judges are of the view that Prime Minister could not prove and justify his assets to be acquired by legal means and asked for further enquiry, therefore, this House believes that the Prime Minister has lost his moral authority and demands his resignation immediately.

This resolution has been signed by Mr. Sikandar Khan Sherpao, Inyat Khan, Muhammad Ali Shah and I, myself.

(Pandemonium)

Members: Go Nawaz Go.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members and Ministers, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

(Pandemonium)

Members: Go Nawaz Go and Go Imran Go.

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes; have it. The sitting is adjourned till 10:00 am Friday morning.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 28 اپریل 2017ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا/رہونگی:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا صوبہ، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کی قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یک جہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا/دونگی:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا/رہونگی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا/رکھونگی اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا/کرونگی:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)